افضل حق قرشی

مکتوباتِ مولانا مناظر احسن گیلانی

مولانا مناظر احسن گیلانی (۱۸۹۲ء-۱۹۵۶ء) ایک جامع الصفات عالم تھے۔ ان کا مطالعہ وسیع اور ذوق ہمہ گیر تھا۔ فارغ التحصیل ہونے کے بعد کچھ عرصہ ٹونک اور دیوبند میں ملازمت کی۔ ۱۹۱۹ء میں حیدر آباد (دکن) گئے اور جامعہ عثمانیہ سے وابستہ ہو گئے۔ وہیں سے ۳۱/ مارچ ۱۹۴۹ء کو بحیثیت صدر شعبۂ دینیات ملازمت سے سبکدوش ہوئے۔ سبکدوشی کے بعد اپنے وطن گیلانی (بہار) لوٹے اور ۵/ جون ۱۹۵۶ء کو وہیں انتقال ہوا۔ ان کے قلمی آثار میں سے معروف نام یہ ہیں:

النبی الخاتم، تدوینِ حدیث، اسلامی معاشیات، امام ابوحنیفہ کی سیاسی زندگی، تذکرہ شاہ ولی اللہ، سوانح قاسمی، مسلمانوں کا نظام تعلیم و تربیت، تدوینِ فقہ اور اسلام اور نظامِ جاگیرداری و زمینداری۔

ان کے مکاتیب کا صرف ایک مجموعہ ''مکاتیبِ گیلانی'' جلد اوّل مرتبہ مولانا منت اللہ رحمانی اب تک شائع ہوا ہے۔

مکتوب الیہ مولانا سیّد ابوالخیر مودودی (۱۸۹۹ء-۱۹۷۹ء) عربی زبان و ادب کے عالم، مصنف اور مترجم تھے۔ سررشتۂ تالیف و ترجمہ جامعہ عثمانیہ سے وابستہ رہے اور اس دوران ابوالفرج قدامہ بن جعفر کی کتاب الخراج، بلاذری کی فتوح البلدان اور ابنِ اثیر کی تاریخ الکامل کے تراجم کیے۔ تقسیمِ پاک و ہند کے بعد لاہور آ گئے۔ اور گوشہ نشینی اختیار کر لی۔ آپ کا مزاج صوفیانہ تھا۔ مطبوعہ کتب کے علاوہ کئی کتابوں کے ترجمے کیے اور کئی تصنیفات آپ کے قلم سے

نکلیں۔ کچھ مسودات تو آپ نے اپنے دوست ڈاکٹر رشید احمد صاحب جالندھری کے سپرد کر دیے تھے۔ ان میں سے بعض قیمتی مقالات المعارف ہی میں شائع ہو چکے ہیں۔ تفسیر اور تصوف سے متعلق علمی سرمایہ پر آپ کی گہری نظر تھی۔

آپ مولانا سیّد ابوالاعلیٰ مودودی کے بڑے بھائی تھے اور والد کی وفات کے بعد اُن کی تعلیم و تربیت کی ذمہ داری آپ ہی نے پوری کی۔

(۱)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱ر جون ۱۹۵۵ء

گیلانی (بہار)

P.O. Barbigha, Distt. Monghyr

یاد فرمائے بندہ مولنا ابوالخیر صاحب مودودی دام مجدکم العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ بالکل غیر مترقبہ طور پر کل دفتر ''برہان'' دہلی سے آپ کا ایک نوازش نامہ موجب مسرت و سرفرازی ہوا۔ طوفان جو ہم سب کے سروں سے گذرا کچھ نہ معلوم ہوا کہ زمانہ کے ہاتھوں کسے کہاں پہنچا دیا۔ آپ کے بھائی صاحب کا حال تو اخباروں سے معلوم ہوتا رہتا تھا، لیکن اب کہاں ہیں؟ کس حال میں ہیں، اس کا پتہ نہ چلا۔ اطمینان ہوا کہ آپ پنجاب پہنچ گئے۔ یہ ارقام نہ فرمایا گیا کہ بالفعل مشغلہ کیا ہے— فقیر حیدر آباد سے وظیفہ یاب ہوکر انقلاب کے ابتدائی دنوں میں دکن سے وطن آ گیا۔ یہ وطن بہار کے ایک کوردہ گاؤں میں ہے، اسی کا نام گیلانی ہے۔ اور اسی قریہ کی طرف اپنے نام کی فقیر اضافت کرتا ہے۔

کچھ دن تو اچھا رہا، اسی عرصہ میں بانی دارالعلوم دیوبند مولانا محمد قاسم رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح عمری دو جلدوں میں [۱] دارالعلوم والوں کے اشارے سے بحمد اللہ تیار ہوگئی۔ اسی کے بعد مجھ پر قلب کی بیماری کا حملہ [۲] ہوا۔ ڈیڑھ سال سے اسی مرض میں مبتلا ہوں، علاج معالجہ سے وقتی افاقہ ہو جاتا ہے، لیکن بظاہر اب میر صاحب کی پیشگوئی:

دیکھا اس بیماریٔ دل نے آخر کام تمام کیا

اپنا انجام معلوم ہوتا ہے۔ شیخ اکبر رحمۃ اللہ علیہ پر لکھنا شروع کیا تھا۔ لیکن یہ کام بھی رُک گیا۔

آپ کے خط کو پڑھ کر عربی کی پرانی مثل **لکل ساقطة لاقطه** یاد آ گئی، ورنہ فقیر کے ہذیانوں کو تو ایک بڑا طبقہ پڑھنے کے قابل بھی نہیں سمجھتا۔ بہرحال آپ کے سوالوں کا جواب درج ذیل ہے:

(۱) تدوینِ حدیث کے چار محاضرے جو تقریباً ہزار صفحات میں آئیں گے کراچی میں طبع کرنے کے لیے ایک ادارہ نے طلب کر لیا ہے۔ ڈابھیل کی مجلسِ علمی سے آپ واقف ہوں گے، اسی مجلس نے اس کتاب کے شائع کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ پانچواں محاضرہ اس سلسلہ [میں] فن اسماء الرجال پر ہے جو افسوس ہے میری علالت اور اتفاقی عوائق کی وجہ سے غیر مکمل حال میں ہے۔

(۲) ''تدوینِ فقہ'' کا صرف پہلا محاضرہ شائع ہو سکا۔ اور ریسرچ جرنل جامعہ عثمانیہ میں شائع ہوا تھا غالباً نظر مبارک سے وہی گذرا ہوگا۔ اس کے متعلق پوچھنے کی کیا ضرورت تھی۔ تاہم جب آپ جیسے اربابِ حسنِ سلیقہ کے نزدیک یہ مقالہ مسلمانوں میں پھیلانے کا مستحق ہے، تو اس کی اُمید کرتا ہوں کہ ذیلی عنوانات اپنے اختیارِ تمیزی سے قائم فرماتے ہوئے، تصحیح کی بھی ممکنہ حد تک کوشش فرمائیں گے۔ زندگی اگر باقی رہی اور صحت کا کچھ حصہ واپس ہوا، تو ''تدوین فقہ'' [پر] کافی مواد جمع ہے، صرف ترتیب کی ضرورت ہے۔ انشاء اللہ آپ ہی کی خدمت میں پیش کروں گا۔

(۳) آپ کی نظر اطلاقی تصوف، والے مضمون پر خوب پڑی۔ ''الحق'' نامی حیدر آباد کا ایک محدود الاشاعت رسالہ تھا اسی میں قسط وار شائع ہوتا رہا، مَیں نے ان ہی اقساط کو جمع کر کے ایک کتاب کی صورت دے دی تھی، اور گاہندری صاحب اقبال سلیم[۳] نے طبع کرنے کے لیے کراچی طلب بھی کر لیا تھا، لیکن بعد کو اپنی اشاعتی جدوجہد کو کویاتی کتابوں تک غالباً اُنہوں

نے محدود کر دیا۔ نیز کاغذ کے قحط کا عذر کر کے ارادہ کو ملتوی کر دیا۔ میرے ایک حیدرآبادی [دوست] مولوی غلام محمد صاحب[۴] جو، اَب کراچوی بن چکے ہیں، اُن ہی کے سپرد لکھ دیا کہ میری کتاب کر دیجیے۔ اب یہ کتاب مولوی غلام محمد صاحب ہی کے پاس ہے۔ چند اوراق آخر کے غیر مطبوعہ میرے پاس پڑے تھے، اُن کو بھی مَیں نے غلام محمد صاحب ہی کے پاس بھیج دیا۔ لکھ دیا تھا کہ کوئی اس کتاب کا طالب یا شائع کرنے کا ارادہ کرے تو اسی کے حوالے کر دیجیے گا۔ اب آپ کی طرف سے تحریک آئی ہے، بخوشی آپ [اس] کتاب کو بھی طبع فرما سکتے ہیں۔ مولوی غلام محمد صاحب کو مَیں لکھ رہا ہوں کہ آپ کے یہاں سے اگر اس کتاب کا مطالبہ ہو تو بھیج دیجیے۔[۵] کراچی میں غلام محمد صاحب کا پتہ یہ ہے: مارٹن کوارٹرز، کراچی نمبر ۵۔ طباعت سے پہلے تصحیحاً بھی یہ کتاب محتاجِ نظر ثانی ہے اور عنوانات کا اضافہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ مفید ہوگا۔ مگر اب یہ باتیں میرے بس کی نہیں رہی ہیں۔ یہ چند سطریں بہ مشکل قلم بند کر رہا ہوں۔ صحت روز بروز گرتی ہی چلی جاتی ہے۔ عمر بھی کافی ہو چکی ہے یعنی ۶۳ سال قریب قریب پورے ہو چکے ہیں۔ آپ کی یادفرمائی کا شکریہ کن الفاظ میں ادا کروں۔ کیا یہ دریافت کر سکتا ہوں کہ ''اچھرہ'' میں یہ اشاعتی کاروبار کیا خاص آپ کا کوئی ذاتی قائم کیا ہوا ادارہ ہے یا کچھ لوگوں نے مل کر اس کو قائم کیا ہے۔ کچھ ایسا خیال آتا ہے کہ پٹھانکوٹ سے منتقل ہونے کے بعد مخدوم ومحترم مولانا ابوالاعلیٰ صاحب مودودی[۶] نے اچھرہ ہی کو اپنا مرکز قرار دیا تھا۔ کیا اب بھی مولانا کا تعلق اچھرہ سے قائم ہے۔ ان کی رہائی کی خبر نے اسلامی دُنیا میں مسرت کی ایک نئی لہر دوڑا دی۔ خدا کرے مولانا کی صحت اچھی ہو۔ ممکن ہو تو ان کے اس قدیم نیازمند کا سلام اُن تک پہونچا دیجیے۔ ان کے اہل وعیال کی نگرانی ان کے عقب میں آپ ہی فرماتے ہوں گے۔ فقط!

مناظر احسن گیلانی

گیلانی (بہار) ڈاکخانہ بربگھا

P.O. Barbigha,
Distt. Monghyr

سورۂ کہف کی تفسیر نہیں بلکہ تذکیر کے سلسلہ میں ایک طویل مضمون فقیر کا الفرقان میں

شائع ہوتا رہا۔ کتاب کی شکل میں اس کو بھی مرتب کر کے رکھ دیا ہے لیکن شائع ہونے کی کوئی صورت سامنے نہ آئی۔[۷] ممکن ہے آپ کی نظر سے گُل نہیں تو چند قسطیں نکلی ہی ہوں گی۔

---

(۲)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۱/نومبر ۱۹۵۵ء

گیلانی (بہار)

گرامی قدر، مولانا ابوالخیر المودودی زادکم اللہ حبّا وودًا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ سلسلہ مراسلت کے افتتاح کے بعد ہی غیر معمولی دورہ قلب کا پڑھ گیا۔ اور جب یہ قصہ شروع ہو جاتا ہے تو اختتام کے لیے ہفتوں انتظار کرنا پڑتا ہے۔ ایک ایسی غیر معمولی حالت طاری ہو جاتی ہے کہ کسی چیز کا کوئی خیال پھر دل و دماغ میں باقی نہیں رہتا۔ بحمد اللہ اس ہفتہ میں افاقہ کی کچھ صورت پیدا ہوئی ہے۔ دوسری چیزوں کے ساتھ آپ کا خیال بھی تازہ ہوا، کچھ معلوم نہیں کہ ''اطلاقی تصوف'' کا مسودہ آپ تک پہنچا بھی یا نہیں۔ ''تدوینِ فقہ'' کا مقدمہ جس کی اشاعت کا ارادہ فرمایا گیا تھا، اس ارادے کا انجام کیا ہوا؟ خاکسار نے عرض کیا تھا کہ آپ کے پاس اس کا کوئی نسخہ نہ ہو، تو میں بھیج سکتا ہوں۔ بلکہ نظر ثانی کر کے بھیجنے کا ارادہ ہی کر رہا تھا کہ دل کے حالات میں الجھ گیا۔ دن اس عرصہ میں اتنے گزر چکے ہیں جس سے بظاہر یہی خیال گذر[رہا] ہے کہ شاید ارادہ آپ کا ملتوی ہو گیا۔

بہر حال حالات سے ناواقف ہوں، اپنی خیر و عافیت اور جس کاروبار کا آغاز فرمایا گیا تھا، اس کے حال سے مطلع فرمایئے۔ اور جو کچھ فیصلہ ان کتابوں کے متعلق کیا گیا تھا، اس فیصلہ پر کیا گزری اس سے بھی آگاہ فرمایئے اور کیا عرض کروں۔ ''اجل مسمیٰ'' کی وجہ سے زندہ ہوں۔ ورنہ حالات مدت گذری کہ مجھے مردوں میں شریک کر چکے تھے۔

میرا سلام اپنے بھائی صاحب مولانا مودودی تک پہنچا دیجئے۔ خاتمہ بالخیر کی دعاؤں

۱۱ نومبر ۸۵ء
گیلانی زیارت

حسبہ وحدہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

زادکم اللہ

گرامی قدر مولانا ابوالخیر المودودی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ سلسلہ رسالت کے افتتاح کے بعد ہی غیر معمولی ضعف قلب کا مرض لگ گیا ہے اور جب یہ تقریب شروع ہو جاتا ہے تو اختتام کے لئے مضطرب استغفار کرتا ہوں۔ آپ ایسی تیز سیری کی حالت طاری ہو جاتی ہے کہ کسی چیز کا کوئی خیال بھی دل و دماغ میں باقی نہیں رہتا۔ تعجب ہے اس نقشہ میں ان تین کی کیفیت پیدا ہو گئی ہے۔ دوسری چیزوں کے ساتھ اس کا خیال بھی تازہ ہوا کہ یہ علم نہیں کہ "اطلاق التفوق" کا مسودہ اب تک پہنچا بھی یا نہیں۔ تدوین فقہ کا مقدمہ جس کی فہرست کا ذکر فرمایا گیا تھا، اس ارادے کا انجام کیا ہوا۔ خاکسار نے عرض کیا تھا کہ آپ کے پاس اس کا کوئی نسخہ نہ ہو تو میں بھیج سکتا ہوں۔ بلکہ نظر ثانی کر کے لکھنے کا ارادہ ہی کر لیا تھا کہ دل کے حالات میں ایک فرق آ گیا۔ دن اسی فکر میں نئے گذر گئے ہیں جس سے لطف انگیز خیال گذرتا کہ شاید ارادہ اب کا ملتوی ہو گیا۔

بہرحال حالات سے ناواقف ہوں اپنی خیر و عافیت۔

اور جس کا دربار کا افتتاح فرمایا گیا تھا اگلے سال سے ملتوی فرمایا۔ اور جو کچھ فیصلہ ان حضرات کے متعلق کیا گیا تھا، اس فیصلہ پر کیا گذری اس سے بھی آگاہ فرمائیں۔ اور کیا صحیح کر دیا۔ دو اسباب قسم کی وجہ سے زندہ ہوں۔ ورنہ حالات مدت گذری کہ ختم کر دیتا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

पोस्ट कार्ड

ICHHRA

[illegible]

नाम Moulana Abulkhairul Maududi.

पता Raghbair [redacted] Srt.

डाकखाना Rahmanpore 9.

ज़िला LAHAUR

W. PAKISTAN.

کا اب سب حضرات سے طالب و متمنی ہوں۔ فقیر کا پتہ درج ذیل ہے:
مناظر احسن گیلانی۔ پی۔او۔ بر بگھا، ضلع مونگیر (بہار)

---

(۳)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ارجنوری ۱۹۵۶ء
گیلانی (بہار)

محبِّ مکرم عافاکم اللہ وایدکم۔ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

.....[۸] میں بھی آپ کے ساتھ اتنی مناسبت تھی، اس کا علم نہ تھا۔ دکن کے دنوں میں ان مناسبتوں پر متنبہ نہ ہوا ورنہ اچھی گزر جاتی۔ داعی ہوں کہ حق تعالیٰ آپ کو اتنی قوت تو [عطا] فرماتے رہیں کہ جو کچھ سوچا گیا ہے وہ پورا ہو۔ فقیر گردابی چکروں میں اسی طرح تہ و بالا ہوتا رہتا ہے۔ بس ان اجل الله لات کا صرف انتظار ہے۔

حسب الارشاد ''تدوین فقہ'' کا مصححہ اور نظر ثانی کردہ نسخہ بھیج رہا ہوں۔ لیکن خود جو بگڑا ہو، اس سے صحت کی توقع، توقع بے جا ہے۔ آپ ہی نظر ثانی فرمالیں۔ دراصل کتاب ''تدوین فقہ'' کا یہ مقدمہ ہے۔ ایک طویل خواب دیکھا گیا تھا، کچھ حصہ تو اس خواب کا امام ابوحنیفہ کی سیاسی زندگی میں آ گیا مگر اس کے سوا سارا مواد، مواد ہی کی شکل میں پڑا ہوا ہے۔ مناسب ہوگا کہ ''مقدمہ تدوینِ فقہ'' کے نام سے اس کو شائع فرمائیے اگر شائع ہونے کے قابل نظر آئے۔[۹] سورۂ کہف کی تذکیر بھی ساتھ ہی بھیج دیتا، لیکن چند مقامات میں ضروری ترمیم کا حصہ پیش آ گیا ہے۔ صحت کی ترمیم کا کچھ موقعہ ملے تو اس ترمیم کو ہاتھ لگاؤں۔ بقول امام شافعی لکل ساقطه لاقطة کا جو تماشا آپ نے دکھایا، اور دوسرے نوازش نامہ میں جو کچھ ارشاد ہوا ہے۔ مولانا حالی [کا] وہ شعر یاد آ گیا۔

تسلیم نے دی کچھ اس طرح داد سخن[۱۰]
مجھ کو بھی شک اپنی بے کمالی میں ہوا

خویدکم: مناظر احسن گیلانی

شقہ۔ بنام حضرت مولانا ابوالخیر المودودی
عافاہ اللہ ایانا عن البلا۔

---

(۴)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۲؍فروری ۱۹۵۶ء

محترم جناب خ مودودی صاحب، ایدکم اللہ بروح منہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ایک مہینہ سے زیادہ مدت گذر گئی کہ ''تدوین فقہ'' کا مطبوعہ مقدمہ خدمت والا میں ارسال کیا گیا تھا۔ لیکن اس وقت تک اس کی رسید سے بھی سرفرازی نہ ہوئی۔ واللہ اعلم بالصواب آپ تک پہنچا بھی یا نہیں، رجسٹرڈ تھا۔ آپ نے اپنی علالتِ طبع کی خبر دی تھی، دل ڈر رہا ہے۔ الرحم الراحمین آپ کو بخیر و عافیت رکھے۔ خود کسی وجہ سے جواب دینے کی فرصت نہ ہو، تو کسی دوسرے سے اپنی خیریت اور حالت کے متعلق چند کلمات لکھوا کر بھیج دیجئے۔ آپ سے زندگی کی آخری منزل میں رابطہ قائم ہوا۔ آپ کی فکر و نظر کے توازن کا صحیح اندازہ دکن کے ماحول میں نہ کرسکا جس کا افسوس ہے۔ فقیر بھی کش مکش مرگ و زیست میں اپنی مقدرہ سانسیں پوری کر رہا ہے۔

فقط
مناظر احسن گیلانی

حواشی

[۱] یہ سوانح تین جلدوں میں شائع ہوئی ہے۔

[۲] ۱۹۵۳ء کے اواخر میں مولانا گیلانی کو عارضۂ قلب ہوا۔

[۳] محمد اقبال سلیم گاہندری (۱۹۱۵ء-۱۹۸۱ء) معروف ناشر، بانی نفیس اکیڈمی کراچی۔

[۴] غلام محمد (۱۹۲۱ء-۱۹۹۳ء) عالم، خطیب اور مصنف۔ خلیفہ سیّد سلیمان ندوی۔

[۵] غلام محمد مرحوم نے اپنے نام مولانا مناظر احسن گیلانی کے مکتوبات شائع شدہ ''بینات'' کراچی کے حواشی میں تحریر کیا ہے کہ مولانا ابوالخیر مودودی نے اسے ان سے طلب نہیں فرمایا اور یہ مجلسِ علمی کراچی کی طرف سے ''مقالاتِ احسانی'' کے نام سے شائع ہوئی۔ (بینات، اپریل ۱۹۶۴ء، ص ۲۸۵-۲۸۶، ۲۹۴)

[۶] مولانا ابوالاعلیٰ مودودی (۱۹۰۳ء-۱۹۷۹ء) امیر جماعتِ اسلامی پاکستان اور مولانا ابوالخیر کے برادرِ خورد۔

[۷] یہ مضامین یکجا الفرقان کے افادات گیلانی نمبر میں شائع ہوئے تھے اور بعد ازاں کتابی صورت میں بھی اشاعت ہوئی۔

[۸] یہاں سے الفاظ پڑھے نہیں جا سکے۔

[۹] ڈاکٹر رشید احمد جالندھری کی تدوین سے مکتبہ رشیدیہ لاہور نے ۱۹۷۶ء میں اسے شائع کیا تھا۔

[۱۰] کلیات نظم حالی میں یہ مصرعہ یوں ہے:

تسلیم نے کچھ اس طرح سے دی دادِ سخن